خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

الفضل ربوہ
روزنامہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 140 اتوار-26 محرم-1416ھ' 25 احسان 1374ہش' 25 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی راہ میں جب تک انسان بہت سی مشکلات اور امتحانات میں پورا نہ اترے وہ کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے فرمایا ہے (-) کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اتنی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایسے لوگ جو اتنی بات پر اپنی کامیابی سمجھتے ہیں وہ یاد رکھیں انہیں کے لئے دوسری جگہ آیا ہے۔ (-) یعنی تم یہ نہ کہو کہ ہم ایمان دار ہو گئے ہیں بلکہ یہ کہو کہ ہم نے مقابلہ چھوڑ دیا ہے اور اطاعت اختیار کر لی ہے۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کامل ایماندار بننے کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے اور مختلف ابتلاؤں اور امتحانوں سے ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۸)

محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب انتقال فرما گئیں

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (سابق ناظر اعلیٰ) کی صاحبزادی، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء (وفات یافتہ) ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی بیگم محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بعمر ۷۷ سال مورخہ ۲۳۔ جون ۱۹۹۵ء کو ساڑھے پانچ بجے صبح ملتان میں وفات پا گئیں۔

آپ کو ڈھاکہ میں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اور کلکتہ و کراچی میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ خدمات دینیہ بجا لانے کی نمایاں توفیق نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنی یادگار ایک بیٹا اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

آپ موصیہ تھیں۔ اسی روز آپ کا جسد خاکی ملتان سے ربوہ لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد پر بیت المبارک میں بعد مغرب محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

بہشتی مقبرہ کی چار دیواری خاص میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

○ مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم عزیز حسین صاحب ابن مکرم مومن حسین صاحب آف حیدر آباد۔ دکن (جو مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب کے داماد تھے) مورخہ ۱۳۔ جون ۱۹۹۵ء کو کراچی میں بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

مورخہ ۱۶۔ جون ۱۹۹۵ء کو حضرت صاحب نے لندن میں بعد جمعہ ان کا جنازہ غائب پڑھایا۔ اور فرمایا "آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔" اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری کرم دین آف گرین ٹاؤن کراچی ۱۲۔ جون ۱۹۹۵ء کو ۶۵ سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ آپ مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب مربی انچارج فجی کی والدہ تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

جنازہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے قبر پر دعا کروائی۔ موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جس آدمی نے توکل کرنا ہو خواہ وہ ایک فرد ہو یا قوم، جس کو بھی یہ احساس ہو کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مجھے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ تو اس کی عقل بھی اسے یہی مشورہ دے گی، اس کی فطرت کا بھی یہی تقاضا ہو گا اور بنی نوع انسان کی تاریخ کا بھی یہی نتیجہ نکلے گا کہ ایک ہی ہستی ہے جس پر توکل کیا جا سکتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے (-)

انسانی فطرت کے نئے تقاضے ہوتے ہیں۔ البتہ فطرت کے نئے تقاضے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسانی فطرت ہی بدل گئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جو کچھ رکھا گیا تھا، اس کا استعمال بدل گیا۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں تھا دوسرے آدمی سے ہمدردی کرنا اور اس کے دکھوں کا مداوا کرنا۔ اگر دنیا کے دکھ بدل جائیں تو گویا فطرت کے تقاضے بھی بدل گئے۔ پھر ایک نئے طریقے پر نئے دکھوں کا نیا علاج سوچنا پڑے گا۔

پھر وقت کا تقاضا ہے۔ بدلے ہوئے حالات میں ہماری قربانیاں اور ہمارے خدمت کے طریق بدل جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ نئے نئے طریقوں سے انہیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراط مستقیم "وقف جدید" کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے اور وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا دراصل یہی منشاء تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے جماعتی نظام تو موجود تھا۔ تحریک جدید بھی قائم تھی اور وہ اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی۔ جماعت کی ہر ایک تنظیم کا اپنا انتظام تھا اور وہ اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔ لیکن میں نے جہاں تک غور کیا اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ میرا اپنا تجزیہ اور استدلال ہے کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے سامنے ایک طرف تو یہ بات تھی کہ تحریک جدید کا اپنا ایک طریق متعین ہو گیا ہے اور تحریک جدید کے کام کا تقاضا یہ ہے کہ بہت بڑے عالم ہوں (خدا کرے کہ ہمیں ایسے عالم ملیں اور ہمیشہ ملتے رہیں) کیونکہ انہیں باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ جہاں انہیں بڑے بڑے پادریوں سے جو اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ معلم ہوں یا نہ ہوں۔ بہرحال وہ اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں ان کے ساتھ باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ قائم ہے۔

(از خطبہ ۷۔ جنوری ۱۹۷۲ء)

ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

25- احسان 1374 ھش — 25 - جون 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

ا- دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو- بلکہ آخرت کی فکر کرے- جو ابدی ہے- اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے- اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے- اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا- جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مرجاتے ہیں یہ بھی مرجاتا ہے- اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا- لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے-

۲- دیکھو دس روپے کا مقدمہ بھی ہو تو انسان اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرتا- بلکہ دوسروں سے مشورہ لیتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے- پھر وکیل تلاش کرتا ہے وکیل بھی اعلیٰ درجہ کا- پھر کام رس لوگوں کی تلاش کرتا ہے اور ان کی خوشامد کرتا ہے- اور جائز و ناجائز وسائل کے استعمال سے بھی نہیں چوکتا- جب ایک تھوڑی سی متاع کے لئے وہ اس قدر جدوجہد اور کوشش کرتا ہے- پھر اسے شرم کرنی چاہئے کہ دین کے لئے اس کا دسواں حصہ بھی سعی نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اسرارِ دین اس پر کھل جاویں-

۳- ذاتی محبت والے سے اگر اس کی غرض پوچھی جاوے کہ تو کیوں خدا کی عبادت کرتا ہے تو وہ کچھ بھی بتا نہیں سکتا- کیونکہ اسے کوئی ذاتی غرض محسوس نہیں ہوتی- بلکہ اگر اس کے لئے دوزخ کی وعید بھی ہو کہ تو اگر عبادت کرے گا تو دوزخ ملے گا تب بھی وہ رک نہیں سکتا- کیونکہ اس کے رگ و ریشہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور محبت ہوتی ہے- وہ بے اختیار ہو کر اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے- اسے نہیں معلوم کہ کیوں کھنچا جاتا ہے- یہی وجہ ہے کہ نہ وہ ثواب و عذاب کی پرواہ کرتا ہے اور نہ مدح و ذم کا اثر اس پر ہوتا ہے-

(۴) اسی طرح ریا، عُجب، تکبّر، ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں- کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں- تو وہ بندے کی اپنے طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں- پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے- یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے- جس کا نام عجب ہے یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے- جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے-

---

انجامِ بخیر کی کرتے ہیں سب لوگ دعائیں تو لیکن
انجامِ بخیر کی خاطر کتنے اپنا آپ بدلتے ہیں
جو چیز کمانے سے ان کا دل ڈرتا اور گھبراتا ہے
اس چیز پہ جھپٹے پڑتے ہیں روتے ہیں اور مچلتے ہیں

ابو الاقبال

در ایّامِ "کرب"

مولا سمومِ غم کے تھپیڑے پنہ! پنہ!
اب انتظامِ دفعِ بلیّات چاہئے

جھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم
جھڑیاں کرم کی، فضل کی برسات چاہئے

مانا کہ بے عمل ہیں نہیں قابلِ نظر
ہیں "خانہ زاد" پھر بھی مراعات چاہئے

پل مارنے کی دیر ہے حاجت روائی میں
بس التفاتِ قاضیٔ حاجات چاہئے

اتنا نہ کھینچ کہ رشتۂ امید ٹوٹ جائے
بگڑے نہ جس سے بات وہی بات چاہئے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

O

اے مرے پیارے میرے محسن مرے پروردگار
آج کی تقریب کر اپنے کرم سے گلگار

دولت و ثروت سعادت کی ہمیں مطلوب ہے
ہر قدم پہ زندگی ہو باعثِ صد افتخار

ایک لمحہ بھی نہ ہو تیری عنایت کے بغیر
اس نئی منزل کی رہ میں ہر شجر ہو سایہ دار

ہو سحر صبحِ سعادت شام پیغامِ طرب
حمد پہ تیری رہے قلب و نظر کا انحصار

روز و شب تیری نگاہوں میں رہیں تابندہ تر
تو عطا کر خدمتِ دین (-) کا شعار

دامنِ دل تیرے جلووں سے ہمیشہ پُر رہے
وسعتِ کونین بھی قلب و نظر کا ہو شکار

ہوں جہاں پر بھی رہیں تیری حفاظت میں مدام
ان سے تُو اور تجھ سے یہ رکھیں تعلق استوار

لوگ ان کو دیکھ کر سمجھیں کہ یہ ہے اصلِ دیں
ان کے قول و فعل سے آئے زمانے پر نکھار

ان کے ہونٹوں پر رہے تیری مناجاتوں کا ورد
ان کے دل میں ہو تیری مخلوق سے اک گونہ پیار

تیری رحمت ان کے سر پر سائباں بن کر رہے
اور ہو یہ سائباں ہر سائباں سے پائیدار

فکرِ بیش و کم سے ہر ہر گام پر آزاد ہوں
کر نہ پائیں تیرے انعامات کا ہرگز شمار

ہو رضائے خویش تیری ہی رضا کا انعکاس
جذبۂ اُلفت ہو ان کا بحرِ ناپیدا کنار

یہ دعا ہے اے منیر ابن بشیر احمد رفیق
حضرتِ دانش کے گلشن پر رہے رنگِ بہار

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس جگہ اس بات کا جواب دینا بھی مناسب ہے کہ اگر سب امور قوانین ازلیہ ابدیہ میں داخل ہیں یعنی پہلے ہی سے بندھے ہوئے چلے آتے ہیں تو پھر معجزات کیا شے ہیں۔ سو جاننا چاہئے کہ بے شک یہ تو سچ ہے کہ قوانین ازلیہ ابدیہ سے یا یوں کہو کہ خدائے تعالیٰ کے ازلی ارادہ اور اس کے قضاو قدر سے کوئی چیز باہر نہیں گو ہم اس پر اطلاع پاویں یا نہ پاویں جف القلم بما ھو کاہن نے جو دوسرے لفظوں میں قانون قدرت سے موسوم ہو سکتی ہے۔ بعض چیزوں کے ظہور کو بعض کے ساتھ مشروط کر رکھا ہے۔ پس جو امور ازلی ابدی ارادہ نے مقدسوں کی دعاؤں اور ان کی برکات انفاس اور ان کی توجہ اور ان کی عقد ہمت اور ان کے اقبال ایام سے وابستہ کر رکھے ہیں اور ان کے تضرعات اور ابتہالات پر مرتب کی جاتی ہیں۔ اور وہ امور جب اپنی شرائط اور دینی وسائل سے ظہور میں آتے ہیں تب ان امور کو اس خاص حالت میں معجزہ یا کرامت یا نشان یا خارق عادت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس جگہ خارق عادت کے لفظ سے اس شبہ میں نہیں پڑنا چاہئے کہ وہ کون سا امر ہے جو عادت الٰہیہ سے باہر ہے۔ کیونکہ اس محل میں خارق عادت کے قول سے ایک مفہوم اضافی مراد ہے یعنی یوں تو عادت ازلیہ ابدیہ خدائے کریم جل شانہ سے کوئی چیز باہر نہیں مگر اس کی عادات جو بنی آدم سے تعلق رکھتی ہیں دو طور کی ہیں۔ ایک عادات عامہ جو روپوش اسباب ہو کر سب پر موثر ہوتی ہیں دوسری عادات خاصہ جو بتوسط اسباب اور بلاتوسط اسباب خاص ان لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں جو اس کی محبت اور رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ یعنی جب انسان بکلی خدا تعالیٰ کی طرف انقطاع کر کے اپنی عادات بشریہ کو استرضاء حق کے لئے تبدیل کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی اس حالت مبدلہ کے موافق اس کے ساتھ ایک خاص معاملہ کرتا ہے جو دوسروں سے نہیں کرتا۔ یہ خاص معاملہ نسبتی طور پر گویا خارق عادت ہے۔ جس کی حقیقت انہی پر کھلتی ہے جو عنایت الٰہی سے اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ جب انسان اپنی بشری عادتوں کو جو اس میں اور اس کے رب میں حائل ہیں شوق توصل الٰہی میں توڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اپنی عام عادتوں کو اس کے لئے توڑ دیتا ہے یہ توڑنا بھی عادات ازلیہ میں سے ہے۔ کوئی مستحدث نہیں ہے جو مورد اعتراض ہو سکے۔ گویا قدیم قانون حضرت احدیت جل شانہ اس طور پر چلا آتا ہے کہ جیسے جیسے انسان کا بھروسہ خدائے تعالیٰ پر بڑھتا ہے ایسا ہی اس کی طرف سے الوہیت کی قدرتوں کے چمکار اور اس کی کرنیں زیادہ سے زیادہ اس پر پڑتی ہیں۔ اور جیسے جیسے اس طرف سے ایک پاک اور کامل تعلق ہوتا جاتا ہے ایسا ہی اس کی طرف سے بھی کامل اور طیب برکتیں ظاہر و باطن پر اترتی ہیں اور جیسی جیسی محبت الٰہی کی موجیں عاشق صادق کے دل سے اٹھتی ہیں۔ ایسا ہی اس طرف سے بھی ایک نہایت صاف اور شفاف دریائے محبت کا زور شور سے چھوٹتا ہے اور دائرہ کی طرح اس کو اپنے اندر گھیر لیتا ہے۔ اور اپنے الٰہی زور سے کھینچ کر کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ اور جیسا یہ امر صاف صاف ہے ویسا ہی ہمارے نیچر کے مطابق بھی ہے۔ ہم تم بھی جیسے جیسے دوستی اور محبت اور اخلاص میں بڑھتے ہیں تو اس دو طرفہ صفائی محبت کی یہی نشانی ہوا کرتی ہے کہ دونوں طرف سے آثار خلوص و اتحاد و یگانگت کے ظاہر ہوں۔ نہ صرف ایک طرف سے ہو۔ ہر ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ عوام الناس کی نسبت معاملہ خارق عادت رکھتا ہے۔ جب انسان اپنی پہلی زندگی کی نسبت ایک ایسی نئی زندگی حاصل کرتا ہے جس کو نسبتی طور پر خارق عادت کہہ سکتے ہیں تو اسی دم سے وہی قدیم خدا اپنی تجلیات نادرہ کے رو سے ایک نیا خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے اور وہ عادتیں اس کے ساتھ ظہور میں لاتا ہے۔ جو پہلی زندگی کی حالت میں کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھیں۔ خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں انسان کی تبدیلی یافتہ روح ہے اور وہ بھی یہی تبدیلی یہاں تک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے شور محبت دل پر استیلاء پکڑتا ہے کہ عشق الٰہی کے پُر زور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کششیں ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتی۔ اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اس وقت وہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اور ہو جاتا ہے اور جس طرح لوہے کے ظاہر و باطن پر آگ مستولی ہو کر اس کو اپنے رنگ میں لے آتی ہے اسی طرح یہ بھی آتش محبت الٰہی کے ایک سخت استیلاء سے کچھ کچھ اس طاقت عظمیٰ کے خواص ظاہر کرنے لگتا ہے جو اس پر محیط ہو گئی ہے سو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ عبودیت پر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے اس سے ایسے خوارق ظاہر ہوں بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ایسے اثر کے بعد بھی عبودیت کی معمولی حالت میں کچھ فرق پیدا نہ ہو۔ کیونکہ اگر لوہا آگ میں تپانے سے کسی قدر خاصہ آگ کا ظاہر کرنے لگے تو یہ امر سراسر مطابق قانون قدرت ہے لیکن اگر سخت۔

گناہ کے موجبات

گناہ کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

گناہ کا ایک موجب اس زمانہ کے خیالات کی مخفی رو بھی ہے۔ باقی امور کی میں نے تفصیل نہیں بیان کی۔ مگر اس کی بیان کروں گا۔ کیونکہ تفصیل کے بغیر آپ لوگ اسے سمجھ نہیں سکتے۔

بلا اس کے کہ کوئی تحریک کرے یا منوانے کے لئے دلیل دے۔ جب کسی خیال کی رو دنیا میں چلے گی تو وہ متاثر کرے گی۔ دس بدمعاشوں میں ایک اچھے انسان کو بٹھا دو وہ بدمعاش خواہ دل میں بدی رکھیں اور اس پر ظاہر نہ کریں، تو بھی اس کے دل پر برائی کا اثر ہونا شروع ہو جائے گا۔ ایک دفعہ ایک سکھ لڑکا جسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اخلاص تھا۔ اس نے حضرت امام جماعت الاول کی معرفت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیغام بھیجا کہ میرے دل میں کچھ دنوں سے دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جب حضرت امام جماعت الاول نے یہ بات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سنائی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کالج میں جہاں اس کی سیٹ ہے اسے بدل لے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بعد میں پتہ لگا۔ جس دن سے اس نے سیٹ تبدیل کی اسی دن سے اس کے خیالات میں اصلاح ہونی شروع ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہونے کا سبب ایک دہریہ لڑکے کا قرب تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ لڑکا اپنے خیالات کو ظاہر کرتا اس کے دلی خیالات کا اثر اس سکھ لڑکے پر پڑتا رہتا تھا۔

پس خیالات کی رو ایسی چیز ہے کہ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور یہ بات کلام الٰہی اور رسول کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ اس کی مثال حیوانوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ ملتی ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دو بلیاں آپس میں لڑنے لگتی ہیں لیکن تھوڑی دیر غوں غوں کرنے کے بعد ان میں سے ایک اپنی دم نیچی کر کے چلی جاتی ہے اور لڑائی نہیں ہوتی۔ اسی طرح شیروں کے متعلق تجربہ کیا گیا ہے۔ چار پانچ کو اکٹھا ایک جگہ چھوڑ دیا جائے تو ان میں سے جو سب سے زبردست ہو گا وہ کھڑا رہے گا اور باقی اپنی دُمیں نیچی کر کے ادھر ادھر سرک جائیں گے۔ اس وقت اگر ان کے درمیان گوشت ڈالا جائے تو صرف وہی کھائے گا جو زبردست ہو گا۔ اور باقی بغیر پنجہ مارے چپکے کھڑے رہیں گے۔

مسمریزم جو خیالات کی رو سے ہی متاثر کرنے والا علم ہے۔ اس کے متعلق میں ایک دفعہ تجربہ کر رہا تھا تاکہ اس علم کے ذریعے روحانیت پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا سکے۔ اس وقت ہماری نانی اماں صاحبہ نے کہا یہ یونہی باتیں ہیں۔ یہ سامنے چڑیا بیٹھی ہے اسے پکڑ کر دکھا دو تو جانیں۔ چڑیا دو اڑھائی گز کے فاصلے پر بیٹھی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے متاثر کیا اور اس کے پاس چلا گیا لیکن جب میں نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ ڈالا تو چونکہ میرا ہاتھ میری اور اس کی آنکھوں کے درمیان آگیا اس لئے وہ ہاتھ سے نکل کر اڑ گئی۔

ایک سیاح لکھتا ہے میں نے جنگل میں دیکھا کہ ایک گلہری بے تحاشا دوڑ رہی ہے۔ مگر دور نہیں جاتی۔ پھر اسی جگہ آجاتی ہے۔ میں نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک سانپ سر نکالے اس کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آخر وہ بالکل اس کے نزدیک چلی گئی اور سانپ اسے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ میں نے اسے کوڑا مارا اور وہ بھاگ گیا۔ یہ سانپ کے خیالات کا ہی اثر تھا کہ وہ گلہری بھاگ کر دور نہ جا سکتی تھی۔ اور آخر بالکل قریب آگئی۔ ایک اور سیاح لکھتا ہے افریقہ کے جنگل میں میں نے دیکھا کہ ایک پرندہ پھڑ پھڑا رہا ہے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سانپ اس کی طرف نظر جمائے بیٹھا ہے میں نے سانپ کو مار دیا۔ بعد میں دیکھا تو وہ جانور بھی اس خوف اور صدمے سے کہ میں پکڑا جاؤں گا مرا پڑا تھا۔

انگلستان میں ایک اور طریق سے تجربہ کیا گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ایک جنس کے دو کیڑے لائے گئے۔ ان میں سے ایک پانچ میل کے فاصلے پر رکھ دیا گیا۔ مگر وہ دوسرے کیڑے کے پاس خود بخود پہنچ گیا۔ یہ خیالات کی رو ہی کا نتیجہ تھا۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے چیونٹیوں کا گھر بنایا۔ جسے چاروں طرف سے بند کر دیا۔ اس کے بعد دیکھا گیا کہ باہر کی طرف سے چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں۔ جب اس کمرے کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اسی جگہ چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں جس طرف چیونٹیوں کا گھر تھا۔ پھر اسے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیا گیا۔ اور چیونٹیاں ادھر ہی جا چمٹیں۔ حالانکہ درمیان میں دیوار حائل تھی۔ ان واقعات سے ثابت ہے کہ خیالات کی رو ایک زبردست طاقت ہے رسول کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے کہ جب آپ کسی مجلس میں بیٹھتے تو ۷۰ بار استغفار پڑھتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ڈرتے تھے کہ آپ گندے نہ ہو جائیں لیکن یہ ضرور ہے کہ نبی گندگی کے پاس آنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی استغفار پڑھتے تھے کہ گندگی دور ہی رہے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں جو خود گندے نہیں ہوتے لیکن دوسروں کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پس آپ اس لئے بھی استغفار پڑھتے تھے کہ ان پر کسی گندگی کا اثر نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدوجہد لازمی ہے

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک خطبہ میں فرمایا:-

تم اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو موت سے ٹکرا کر تمہیں زندگی ملے گی- اس کا چیلنج قبول کر کے پھر تم زندگی پاؤ گے- اب آپ دیکھئے کہ جو آدمی ورزش کر رہا ہے اس کی ہر حرکت پر اس کی طاقت کم ہوتی ہے اس کے اعضاء کمزور پڑ رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر جو گرمی اور توانائی محفوظ کی ہوتی ہے وہ ان کو توڑ توڑ کر جلا رہا ہے- اور اس کا کیا نتیجہ نکلنا چاہئے- آپ کی عقل تو کہے گی کہ وہ تو مصیبت میں مبتلا ہے- اس کی جو پہلی طاقت تھی وہ بھی کھائی گئی- اس کے پاس تو کچھ بچنا نہیں چاہئے- اس کے عضلات آہستہ آہستہ ضائع ہو جانے چاہئیں- اور دوسرے آپ ایک موٹے آدمی کو لیٹے ہوئے دیکھیں تو کہیں گے دیکھو یہ عقل والا ہے- اس نے مصیبت اختیار نہیں کی- موت کے منہ میں چھلانگ نہیں لگائی- اپنے آپ کو بچا کر رکھ رہا ہے- اور نتیجہ کیا نکلتا ہے- یہی آیت سچی ثابت ہوتی ہے جو (کلام الٰہی) کی آیت ہے- اور جو بتا رہی ہے کہ تمہیں موت سے زندگی ملے گی- نیک اعمال چاہتے ہو تو جدوجہد کرو- اور اپنے آپ کو مشکل میں ڈالو-

وہ زمیندار جو اپنے دانے سنبھال کر رکھے ہوئے ہے اور محنت کر کے اس کو زمین میں نہیں ڈال رہا اس کے دانے کتنی دیر چلیں گے- سال سے اوپر دو مہینے چل جائیں گے- چار مہینے چل جائیں گے- بہت ہی فاقے کر کے گزارہ کرنے تو سال اوپر نکل جائے گا- لیکن ایک زمیندار ہے جو جاتا ہے اور دانوں کو موت کے منہ میں پھینک دیتا ہے- خود بھی مصیبت میں پڑتا ہے زمین کھودتا ہے- اس کے اندر ڈال دیتا ہے اور دفنا کر آجاتا ہے- چنانچہ اسی موت سے ایک نئی زندگی پھوٹتی ہے- اور یاد رکھیں دانوں کی یقینی موت ہے- ان کی شکل بدل چکی ہوتی ہے- موت نام ہے اپنی ہیئت کے تبدیل کر دینے کا- موت نام ہے اپنی ایک کیفیت کو ایک اور کیفیت میں بدل دینے کا- اس کے سوا موت اور کوئی چیز نہیں ہے-

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر جگہ تمہیں موت ہی میں سے زندگی ملے گی- وہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ترقی کی راہیں کھولی ہوئی ہیں- اس لئے اس بیوقوفی میں نہ مبتلا ہونا کہ موت کا خدا کوئی اور ہے اور زندگی کا خدا کوئی اور ہے- یہ صرف زندگی کا خدا ہے- جو تمہارے لئے موت کا انتظام کر رہا ہے- اگر موت نہ ہوتی تو انسانی زندگی ترقی نہیں کر سکتی تھی- وہ جانور جو امیبا (Amoebea) کی شکل میں معمولی کیڑوں کی شکل میں تمہیں نظر آتے ہیں- یہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتے تھے- موت سے انہوں نے مقابلہ کیا تو ان کو نئی نئی طاقتیں نصیب ہوئیں- اندھیروں میں ٹکریں ماریں تو ان کو روشنی نصیب ہوئی- آنکھیں عطا کی گئیں- غرضیکہ ساری زندگی کی جدوجہد پر آپ نظر ڈال کر دیکھ لیں اس کا خلاصہ (کلام الٰہی) کی اس آیت میں بیان ہوا ہے- بابرکت ہے وہ جس کے ہاتھ میں ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے- جس نے موت کو اور زندگی کو پیدا کیا- تاکہ تم کو آزمائے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے- وہ بڑی مبارک ذات ہے- اور وہ ایک ہی ہے- اس کے ہاتھ میں ہر نظام کی چابیاں ہیں- ہر چیز کی باگ ڈور اس کے قبضہ قدرت میں ہے- (اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) جو چیزیں تمہیں ناممکن نظر آتی ہیں وہ ان پر بھی قادر ہے- چنانچہ اس نے یہ حیرت انگیز نظام پیدا کیا کہ موت اور زندگی کو لڑا دیا- اور اس کے نتیجہ میں حسن عمل پیدا ہونا شروع ہوا- پہلے سے زیادہ بہتر چیزیں وجود میں آنی شروع ہوئیں تو دو خدا کس طرح ہو گئے- ایک ہی خدا ہے- جس کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ مقصد ایک سنگل مقصد ہے- اس میں توحید پائی جاتی ہے- حسن عمل ہے- تو آپ ساری کائنات میں جس طرف بھی نظر ڈالیں گے اگر آپ غور سے دیکھیں گے گہری نظر سے دیکھیں گے تو توحید کے سوا آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا- یہی توحید ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے- اور (-) معاشرے میں دیکھنا چاہتا ہے- وہ ایک وجود بن جائے- محض خیال میں وہ ایک خدا کو پوجنے والا نہ رہے- بلکہ واقعاتی طور پر دنیا میں بھی ایک ہی سوسائٹی ظاہر ہو- جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک وجود بن جائے- چنانچہ (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو مختلف شکلوں میں بیان فرمایا ہے-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو- اور تفرقہ نہ ڈالو- دیکھو جب تم نے ایک خدا کو پکڑا ہے تو دو دو چار چار رسیاں کیوں پکڑو گے باقی رسیاں تو پھر شیطان کی [illegible] ہیں- کیونکہ ایک خدا کی تو ایک ہی رسی [illegible] اس لئے اس رسی کو پکڑو جو تمہارے واحد خدا کی رسی ہے- دوسری طرف توجہ نہ کرو- (اور تفرقہ نہ ڈالو) کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے سوا دوسری ہستیوں کی طرف مائل نہ ہو جانا- وہ تمہیں غلط طرفوں میں لے جائیں گی- توحید کے قائل ہو تو اپنے نظام میں دنیا میں تمہیں توحید دکھائی پڑے گی- اگر ایک خدا کے پجاری ہو- تو تمہاری سوسائٹی میں وحدت نظر آنی چاہئے- اگر اس کی بجائے تمہارے اندر اختلاف پائے جاتے ہیں- تم ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہو ایک دوسرے کی برائیاں چاہتے ہو لڑائیوں کے لئے بہت تیزی دکھاتے ہو- تکبر کرتے ہو اپنے بھائی سے اور اس کو نیچا سمجھتے ہو تو پھر تمہیں یہ وہم ہے کہ تم توحید کے پجاری ہو- پھر تو تم نے الگ الگ رسیاں پکڑ لیں- پھر تو تم ایک خدا کے قائل نہیں رہے- فرماتا ہے دیکھو ساری کائنات جس کو اختیار نہیں ہے غلط راستے پر جانے کا اس میں توحید قائم ہے- تمہیں اختیار دیا تھا- موت اور زندگی کے درمیان- اس لئے دیا تھا کہ تم زندگی کی طرف مائل ہو- اور پہلے سے بڑھ کر زیادہ حسن اختیار کرو- اگر تم ٹھوکر کھاؤ گے- اگر تم اس فلسفہ کو نہیں سمجھو گے تو پھر رفتہ رفتہ تم موت کا شکار ہو جاؤ گے- تمہیں موت پر غالب آنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا- موت سے مغلوب ہونے کے لئے تمہیں پیدا نہیں کیا گیا- یہ ہے (کلام الٰہی) کا پیغام-

---

حکایاتِ سعدی

مصیبت پر صبر

ایک سوداگر کو ہزار دینار گھاٹا پڑا- اس نے اپنے بیٹے سے کہا- تمہیں چاہئے کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرو- اس نے کہا- اے باپ! آپ کا حکم سر آنکھوں پر- میں ذکر نہیں کروں گا- مگر چاہئے کہ آپ مجھے مطلع فرمائیے کہ پوشیدہ رکھنے میں کیا مصلحت ہے- اس نے کہا کہ تاکہ مصیبتیں دو نہ ہو جائیں- ایک مال کا نقصان- اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی-

اپنا غم دوسروں سے بیان نہ کر- کیونکہ وہ منہ سے تو لاحول پڑھیں گے مگر دل میں خوش ہوں گے-

طاقت پر غرور نہ کر ایک ایسے شخص نے جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے ایک ہزار پائے کو مار ڈالا- ایک صاحب باطن کا وہاں سے گزر ہوا- کہنے لگا- سبحان اللہ! یہ جانور ہزار پاؤں رکھتا تھا، مگر جب موت آگئی تو ایک بے دست وپا انسان سے بھاگ بھی نہ سکا-

جب جانی دشمن عقب سے حملہ آور ہو
تو موت بھاگنے والے کے قدموں کو روک دیتی ہے
جب دشمن بالکل سر پر آپہنچے
تو تیر و تفنگ بے کار رہ جاتے ہیں

اپنے سے کمزور کو دیکھ میں نے گردش زمانہ کا رونا نہیں رویا اور نہ ہی زمانے سے مونہہ پھیرا مگر اس وقت جب کہ میرے پاؤں میں جوتی نہ تھی اور اسے خریدنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا تھا- ایک دفعہ میں کوفہ کی مسجد میں آیا میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے پاؤں نہ تھے- میں نے نعمت ایزدی کا شکر ادا کیا اور جوتی نہ ہونے پر صبر کیا-

بھنا ہوا مرغ سیر چشم آدمی کی نگاہ میں
ساگ پات سے بھی کمتر ہے
جو شخص استطاعت و قدرت نہیں رکھتا
اس کے لئے پکا ہوا شلجم بھی بھنا ہوا مرغ ہے

مقسوم اپنا اپنا ایک کمزور ماہی گیر کے جال میں ایک طاقتور مچھلی پھنس گئی جس کے کھینچنے کی وہ طاقت نہ رکھتا تھا- مچھلی نے ماہی گیر کو مغلوب کر لیا اور جال کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لے گئی-

ایک غلام نہر پر پانی لینے گیا
نہر کا پانی اس غلام کو ہی بہا کر لے گیا
جال میں ہر مرتبہ مچھلی پھنستی تھی
اس مرتبہ مچھلی گئی اور جال کو بھی لے گئی
شکاری ہر روز شکار نہیں لے جاتا
کیونکہ ممکن ہے کہ کسی دن کوئی چیتا اسے نوالہ بنا لے

دوسرے شکاریوں نے شکار کے نکل جانے پر افسوس کیا اور اسے ملامت کی اور کہا کہ ایسا اچھا شکار تیرے جال میں پھنسا مگر تو اسے تھام نہ سکا- اس نے کہا بھائیو! کیا ہوا میری قسمت میں ہی یہ شکار نہ تھا- عقلمندوں نے کہا ہے کہ بے مقسوم انسان دریا میں مچھلی نہیں پکڑ سکتا اور نہ ہی بے موت مچھلی خشکی میں مرتی ہے-

مخلص دوست پاک دل دوست نایاب ہے- اور جس شخص میں یہ چھ خصلتیں ہوں وہ دوستی کے لائق نہیں ہے-

اول وہ شخص جو تیری برائیاں جانتا ہو مگر علیحدگی میں تجھے ان سے باز رکھنے کی کوشش نہ کرے-

دوم [illegible] تیری کوئی خوبی دیکھے تو لوگوں سے اس کا ذکر نہ کرے-

سوم اگر تجھے کوئی چیز عطا کرے تو اسے دل میں یاد رکھے-

چہارم اگر اس کو تجھ سے کوئی فائدہ پہنچے تو اسے بھول جائے-

پنجم چھوٹے سے چھوٹا گناہ جو تجھ سے سرزد ہو اس پر گرفت کرے-

ششم جب تو معافی مانگے یا معذرت کرے تو معذرت قبول نہ کرے-

فتویٰ ظاہر پر ہے ایک بزرگ نے ایک پرہیزگار آدمی سے پوچھا کہ تو فلاں عبادت گزار آدمی کے حق میں کیا کہتا ہے- لوگ تو اس کے حق میں طعنہ زنی کرتے ہیں؟ اس پرہیزگار (متقی) آدمی نے کہا- میں اس کے ظاہر میں کوئی عیب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب ربوہ فرماتے ہیں :-

۱۸- جون کے الفضل میں مکرم محمد شریف خالد صاحب نے حضرت مولانا عبد الغفور صاحب کے بارے میں تذکرہ کرکے خاکسار کی پرانی یادیں تازہ کردیں-- بچپن یا عنفوان شباب کے دور میں جن دو بزرگان کے دروس سے خاکسار خاص طور پر متاثر ہوا ان میں سے ایک حضرت عبد الرحمٰن خادم صاحب اور دوسرے حضرت مولانا عبد الغفور صاحب ہیں-- ان دو حضرات کے درسوں سے قبل خاکسار نے کبھی جماعت کے کسی عالم کا درس (رمضان میں) پورے کلام الٰہی کا نہیں سنا تھا- وجہ یہ کہ محترم والد صاحب نہر کے محکمہ میں ملازم ہونے کی وجہ سے بالعموم ایسے مقامات پر تعینات ہوتے تھے جہاں صرف ہمارا گھر یا ایک آدھ اور گھر احمدیوں کا ہوتا تھا-

سب سے پہلے خاکسار کو گجرات میں حضرت خادم صاحب کا درس سننے کا موقع ملا- آپ بعد فجر روزانہ ایک پارہ کا درس دیا کرتے تھے اس طرح رمضان کے اختتام تک پورے کلام الٰہی کا درس مکمل ہو جاتا تھا- آپ کے درس میں ایک دو غیر از جماعت وکلاء بھی شامل ہوتے تھے جن سے حضرت خادم صاحب کی نوک جھونک درس کے دوران ہوا کرتی تھی-- اس وقت تک خاکسار کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ قریباً تمام جماعت ہائے احمدیہ میں رمضان کے مبارک ایام میں درس ہوتا ہے-

بعد میں جب خاکسار لاہور میں ایف ایس سی میں داخل ہوا تو حضرت مولانا عبد الغفور صاحب کا درس (رمضان میں) باقاعدگی کے ساتھ دلی دروازہ کی بیت میں سننے کا موقع ملا اب تک خاکسار کو علم ہو چکا تھا کہ ہر جماعت میں ایسا درس ہوتا ہے- حضرت مولانا صاحب کے درس میں خاکسار کبھی کبھی اپنے ایک غیر از جماعت دوست کو بھی لے جاتا- وہ دوست بھی آپ کے درس سے بہت متاثر اور محظوظ ہوتے-- طرح طرح کے دلچسپ نکات اور اپنے ذاتی تجربات و واقعات اس رنگ میں آپ بیان فرماتے کہ دل کی گہرائیوں تک ان کا اثر ہوتا-- بعض مشکل اوقات میں کس طرح آپ نے حوصلے اور جرأت سے کام لیا کہ دشمن جو جسمانی ایذاء پہنچانے آئے تھے بزدلوں کی طرح بھاگ گئے نیز الٰہی تائید کے اپنے ذاتی واقعات بھی آپ درس میں مناسب موقع پر بیان فرماتے--

آپ کی طبیعت بہت شگفتہ تھی- بذلہ سنج بھی تھے- رمضان کے ان درسوں میں حاضری بالعموم زیادہ نہ ہوتی تھی سوائے جمعہ کے دن کے- کیونکہ جمعہ کی عبادت پر آئے ہوئے بہت سے دوست درس کے لئے رک جاتے تو بیت بھری بھری معلوم ہوتی-- یہ کیفیت دیکھ کر ایک بار حضرت مولانا صاحب احباب کو مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ دیگر ایام میں آپ نہیں آتے' آج جو آپ آئے ہیں اور درس سنا ہے تو "ہوا ہے کچھ آپ کو؟" پھر فرمایا جو آج بھی نہیں ٹھہرے انہیں جاکر بتائیں کہ ہم درس سننے گئے تھے اور "بچ کر آگئے ہیں"-- اور محفل کشت زعفران بن گئی-- بعض بہت نادم بھی ہوئے-

خدا کے فضل سے آپ میں بردباری بہت تھی-- وفات تک ہر طرح کے مشکل حالات میں سے کامیابی سے گزرے اور سرخرو ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے- میرا تعلق ان کے ساتھ لاہور کے زمانہ میں درسوں کی وجہ سے قائم ہوا تھا' جو خدا کے فضل سے آخر تک قائم رہا- اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے-

---

مکرم میاں محمد اسحاق صاحب ٹھٹھہ سندرانہ سے لکھتے ہیں -

حضرت مولانا--

روزنامہ "الفضل" کے ۲۸- مئی ۹۵ء کے شمارہ میں آپ کے کالم "میرا کالم" کے جواب میں عریضہ پیش خدمت ہے--

خطوط تو پہلے بھی آپ کو لکھتا رہتا ہوں پر کبھی کبھی لیکن "میرا کالم" کے نتیجہ میں اب تسلسل قائم رکھنے کی کوشش کروں گا-

"الفضل" کے بارے میں میرا اس کو پڑھنے کا رویہ اس طرح ہے کہ "الفضل" کی ہیڈ لائن سے آخری لائن تک پڑھے بغیر کم از کم مجھے تو چین نہیں آتا-

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے-- آمین-

مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ فرماتے ہیں :-

برادرم مکرم محترم جناب مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸- جون ۹۵ء کے الفضل میں "دریائے سندھ پر پانی اور بجلی کے نئے منصوبے" کے عنوان سے برادرم مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (انجینئر) کا معلومات سے پُر ایک مفید مضمون شائع ہوا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے-

(بریکٹ) کے اندر مضمون کو بہتر سمجھنے کے لئے انہوں نے بعض پیمائش کی اکائیوں' کیوسک ملین ایکڑ فٹ اور میگاواٹ کی تشریح بھی کی ہے- اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ "میگا دس ملین یعنی ایک کروڑ کو کہتے ہیں"- خاکسار کے نزدیک ان سے سہو ہوا ہے کیونکہ ریاضی' فزکس اور انجینئرنگ میں جب کسی یونٹ کے Prefix کے طور پر Mega (میگا) لگے تو اس کا مطلب 10^6 یعنی ایک ملین ہوتا ہے- جو مسلمہ سائنس کی کتب ہیں یا جو انگریزی میں اچھی ٹیکنیکل یا عام

باقی صفحہ ۶ پر

حسن آراء منیر

دوش بدوش

حسن آراء منیر کی کتاب دوش بدوش لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کی تھی- اس کے کچھ حصے پہلے قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں مزید حسن آراء منیر کہتی ہیں:-

تعلیم الاسلام کالج کے لئے چندہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۲۴- مارچ ۱۹۴۴ء کو تعلیم الاسلام کالج کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے چندہ کی تحریک فرمائی-- حضرت امام جماعت الثانی نے اپنی اور اپنی بیویوں کی طرف سے گیارہ ہزار روپے چندہ عطا فرمایا-- حضرت اماں جان نے ۵۰۰ روپے عطا فرمائے اور قادیان اور بیرون قادیان لجنات نے بھی اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا-

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے چندہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے مبلغ چار ہزار روپے کی رقم قرض لے کر زمین خریدی گئی تھی- حضرت صاحب نے تحریک فرمائی کہ اس قرض کو ادا کیا جائے- چنانچہ لجنہ نے چندہ جمع کرکے مارچ ۱۹۴۵ء میں اس رقم کی ادائیگی کی- اس چندہ میں نمایاں حصہ لجنہ سکندر آباد دکن نے لیا- جس نے ۹۰۰ روپے چندہ دیا- چندہ برائے تعمیر دفتر کا آغاز کر دیا گیا- لیکن اڑھائی سال بعد ہی ملک تقسیم ہو گیا- لجنہ کی کوششیں جاری رہیں اور نئے مرکز ربوہ میں دفتر کی تعمیر ہوئی-

جرمن زبان میں ترجمہ کلام الٰہی کے لئے چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے لجنہ اماء اللہ کو جرمن زبان میں کلام الٰہی کا ترجمہ کرنے اور چھپوانے کے لئے اور جرمن زبان میں ایک کتاب کا ترجمہ کرنے اور چھپوانے کے لئے ۲۸۰۰۰ روپے کی تحریک کی تھی- اور اس امر پر خوشی کا اظہار بھی فرمایا کہ "احمدی مستورات کی طرف سے ۳۴۰۰۰ روپے کے وعدے آچکے ہیں گو اصل رقم سے زائد کے وعدے آچکے ہیں تاہم ہر عورت کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے" چنانچہ قلیل عرصہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کر دیا-

۲ لاکھ روپے کی اپیل حضرت امام جماعت احمدیہ نے تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی-اے اور بی-ایس-سی کلاسز کا اضافہ کرنے کے لئے ۲ لاکھ روپے کی اپیل کی فرمائی- اور فرمایا کہ ہر امیر غریب اس میں حصہ لے جو ہزاروں دے سکتے ہیں ہزاروں دیں جو چند پیسے دے سکتے ہیں دیں- تاکہ اس دین حق کی عمارت میں سب کا حصہ ہو- چنانچہ اس چندہ میں بھی عورتیں کسی سے پیچھے نہ رہیں-

انگریزی ترجمہ کلام الٰہی کے لئے لجنہ کی پیش کش خطبہ ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء میں حضرت امام جماعت نے اعلان فرمایا کہ کلام الٰہی کا انگریزی ترجمہ عنقریب شائع ہو جائے گا- اور جماعت میں تحریک فرمائی کہ سیاست دانوں لیڈروں اور مستشرقین میں تقسیم کرنے کے لئے احباب کو ایک ہزار جلد خرید کر سلسلے کے حوالے کرنی چاہئے- حضرت صاحب کے اس خطبہ کے بعد لجنہ اماء اللہ نے ۲۰۰ جلدوں کی پیش کش کی-

اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں جو وعدہ فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کا ایک اچھا حصہ کاٹ کر دو گے تو خدا تعالیٰ اسے تمہارے لئے بڑھائے گا- اپنے اس وعدہ کو نہایت احسن رنگ میں جماعت کے حق میں پورا فرمایا اور مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کے اموال اور نفوس میں اللہ تعالیٰ نے خاص برکت عطا فرمائی اور اپنے فقر کی حالت میں محنت مزدوری کرکے چند آنے چندہ دینے والوں کی اولادوں کو دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازا- اور حفاظت مال کا جو گُر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کو سکھایا تھا- اس پر عمل کرتے ہوئے جماعت بفضل خدا آگے ہی بڑھتی چلی گئی- مخالفت کی آندھیاں اور طوفان اس کے لئے قدموں کی دھول ثابت ہوئے اور اس نے اپنے مقاصد میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں- وہ گُر تھا اموال کو بڑھانے کے لئے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا-

آپ نے فرمایا:-

"جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو اسے بجالانی چاہئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا" یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرنا ہی اموال کو بچانے اور بڑھانے کا ذریعہ ہے- سو جماعت احمدیہ کے مردوں نے ہی نہیں بلکہ عورتوں نے بھی اس گُر کو حرز جان بنایا-

۱۴- اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آگیا اور جماعت کو اپنا مرکز چھوڑ کر پاکستان آنا پڑا- ایسے نازک وقت میں بھی جب لوگ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Heaven's Dew

If not the rain
Let drops of heaven's dew
Descend on me to soak my heart
And let me have my part
Of the grace
That shines on Your face
And turns the darkness into light
Making them brighter than whate'er is bright

My soul is a soil that grows
Whate'er seeds my heart throws
It's watered by the heaven's dew
And the crops ripen
With the rays that come through and through
From Your facial sun
And that's how my work is done

SONGS OF THE SOUL

آسمانی شبنم

اگر بارش نہیں ہوتی
تو آسمانی شبنم کے قطروں کو مجھ پر گرنے دیجئے
تاکہ وہ میرے دل کو نمی عطا کر دیں
اور مجھے اس فضل و برکت کا حصہ مل سکے
جو تیرے چہرے پر چمکتا ہے
اور جو تاریکیوں کو روشنی میں بدل دیتا ہے۔ اور
ہر روشن چیز سے روشن تر کر دیتا ہے
میری روح ایک ایسی زمین ہے
جہاں پر وہ بیج اگتے ہیں جو میرا دل یہاں پھینکتا ہے
یہ آسمانی شبنم سے آب یاری حاصل کرتے ہیں
اور فصلیں پک جاتی ہیں
ان شعاعوں کے ساتھ جو بلاواسطہ ان پر پڑتی ہیں
اور جو تیرے چہرے کے سورج سے نکلتی ہیں۔
اس طرح میرا کام مکمل ہو جاتا ہے۔

بچوں کو اسہال سے محفوظ رکھنے کے لئے ہدایات

1۔ دست لگنے پر بچوں کی خوراک جاری رکھیں
2۔ ماں کا دودھ پلائیں
3۔ وقفہ وقفہ یعنی بار بار نمکول (او آر ایس) ملا پانی چمچ سے پلائیں۔
4۔ اگر نمکول کا پیکٹ گھر میں نہ ہو تو ایک چٹکی نمک، ایک چمچہ چینی اور ایک کپ ٹھنڈے ابلے ہوئے پانی میں ملا کر وقفہ وقفہ کے بعد بچے کو پلاتے رہیں۔
5۔ بچے کو زیادہ کمزوری کی صورت میں یا پاخانے میں خون یا بخار ہو جو کہ اسہال کی صورت میں بہت ممکن ہے تو فوراً ہسپتال لے جائیں۔
6۔ اسہال کی صورت میں ابلا ہوا صاف پانی استعمال کریں۔
7۔ پاخانے کے بعد کھانا کھانے سے پہلا ہاتھوں کو صابن سے دھوئیں۔
8۔ خوراک ڈھانپ کر رکھیں۔
9۔ باسی کھانا استعمال نہ کریں۔
10۔ گلے سڑے پھل اور بازاری اشیاء سے پرہیز کریں۔
11۔ بچے اور بڑے کھانا اچھی طرح گرم کر کے پھر ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔
12۔ فلش لیٹرین استعمال کریں یا گندگی اور فضلہ کو چونے سے ڈھانپیں۔
13۔ بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائیں تاکہ خسرہ کا حملہ نہ ہو ورنہ اس کے بعد اسہال خطرناک شکل اختیار کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحبان، محکمہ صحت کا سٹاف، دیگر حضرات ان پیغامات کو والدین تک پہنچا کر بچوں کی بہتر صحت کے نیک کام میں تعاون فرمائیں۔

(ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز۔ پنجاب)
(روزنامہ "جنگ" ۱۹۔ جون ۱۹۹۵ء)

بقیہ صفحہ ۳

تپانے کے بعد بھی اسی پہلی حالت پر رہے اور کوئی خاصیت جدید اس میں پیدا نہ ہو تو یہ عند العقل صریح باطل ہے۔ سو فلاسفی تجارب بھی ان خوارق کے ضروری ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔ یہ افسانہ نہیں اس پر عارفانہ روح لے کر غور کرو۔

بقیہ صفحہ ۴

نہیں دیکھتا اور اس کے دل کا غیب نہیں جانتا۔ جس شخص کا لباس تو پرہیزگاروں جیسا دیکھے اسے پرہیزگار سمجھ اور نیک آدمی شمار کر اور اگر تو نہیں جانتا کہ اس کے دل میں کیا ہے تو تھانیدار کا گھر کے اندر کیا کام ہے۔

دشمن کی موت پر خوش نہ ہو کوئی شخص عادل نوشیرواں کے پاس خوشخبری لے گیا کہ تیرے فلاں دشمن کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا لیا۔ اس نے کہا کیا تو نے کچھ سنا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا۔
مجھے دشمن کی موت سے کوئی خوشی نہیں ہے
کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے

بقیہ صفحہ ۵

آگ اور خون کا سمندر عبور کر کے پاکستان پہنچ رہے تھے۔ اور اپنے مال اور اثاثوں سے محروم ہو چکے تھے اور نہایت نامساعد حالات کا سامنا تھا۔ نئے ملک میں نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرنا تھا۔ اس کسمپرسی بے سروسامانی اور افراتفری کے عالم میں بھی احمدی عورتوں نے اپنے جذبہ ایمان اور اعلیٰ روایات کو قائم رکھا جس کی طرف ایک مثال پیش کرتی ہوں جو حضرت [illegible] جماعت نے ۲۱ [illegible] ۱۹۵۱ء کے سالانہ اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"جب تقسیم ملک ہوئی اور ہم ترک وطن کر کے پاکستان آئے تو جالندھر کی ایک احمدی عورت مجھے ملنے کے لئے آئی۔ رتن باغ میں ہم مقیم تھے۔ وہیں وہ آکر ملی اور اپنا زیور نکال کر کہنے لگی کہ میرا یہ زیور چندہ میں دے دیں۔ میں نے کہا بی بی! عورتوں کو زیور کا بہت خیال ہوتا ہے اور تمہارے سارے زیور سکھوں نے لوٹ لئے ہیں۔ یہی ایک زیور تمہارے پاس بچا ہے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ اس پر اس نے کہا حضرت جب میں ہندوستان سے چلی تھی تو میں نے عہد کیا تھا کہ اگر میں امن سے لاہور پہنچ گئی تو اپنا یہ زیور چندہ میں دے دوں گی۔ آپ اسے اپنے پاس رکھنے پر مجبور نہ کریں۔ چنانچہ اس عورت نے اپنا وہ زیور چندہ میں دے دیا۔

بقیہ صفحہ ۵

ڈکشنریاں ہیں ان میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ صرف ایک انگریزی سے اردو بتانے والی کتابستان والوں کی پریکٹیکل ڈکشنری میں میگا سے مراد دس ملین لکھا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ مصدقہ کتب میں اور عام استعمال میں میگا سے مراد ایک ملین یعنی ۱۰ لاکھ یونٹ اور ۱۰ میگا سے ایک کروڑ یونٹ مراد لیا جاتا ہے۔ ذیل میں بعض ایسے یونٹس کی تعریف مطابق ڈکشنری و کتب فزکس مثال کے طور پر عرض ہے۔

(1) Mega cycles=1 million cycles
(2) Mega Hertz (MHZ)= 1 Million Cycles Per Second
(3) Mega Farad= 1 Million Farads
(4) Meg Ohms (m50)= 1 Million Ohms
(5) Mega Ton= One Unit of Explosive Force equal to One million tons of TNT
(6) Mega Watts (MW)= One Million Watts.

نوٹ: اسی طرح بالخصوص جنگ میں ایک ملین موتوں کے لئے Mega Death کی ٹرم استعمال ہوتی ہے۔

اگر واپڈا نے اپنے مخصوص دائرہ میں میگاواٹ سے مراد ۱۰ ملین یا ایک کروڑ واٹ شمار کرنا شروع کر دیا ہوا ہے۔ تو اس کا ذکر مکرم مجیب اصغر صاحب نے نہیں کیا اور خاکسار کو اس کا علم نہیں۔ لیکن اگر ایسا واقعی واپڈا نے خاص طور پر کیا بھی ہو تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں بنتا کہ جہاں بھی میگا کسی یونٹ کے ساتھ لگے گا اس کا مطلب ایک ملین کی بجائے دس ملین ہم شمار کریں گے بلکہ میگا سے مراد ایک ملین یونٹ ہی ہو گا

تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبول حق و فیضان الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ معرفت الٰہی جو جذبات نفسانی کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا (۔) نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہو گیا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو میں سے بہت گہرے محققین بھی تیار کئے جائیں

○ "ان سب پہلوؤں کے پیش نظر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب واقفین نو جو یورپ اور امریکہ میں رہتے ہیں ان کی ایک بڑی کھیپ تیار کی جائے۔ ان میں سے کچھ Egyptologist بنیں کچھ دیگر جو آثار قدیمہ کے ماہرین مختلف دنیا میں کام کر رہے ہیں ان کے علوم سیکھیں۔ بڑے بڑے ماہرین کے ساتھ۔ ان کی شاگردی بھی اختیار کریں۔ وہ زبانیں سیکھیں جن کی ضرورت ہے۔ اور اگلے تیس چالیس سال کے عرصے کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت گہرے احمدی محققین پیدا ہو جائیں۔ جو خدمت دین حق اور خدمت کلام الٰہی کے نظریہ کے ساتھ اپنی تحقیق کو آگے بڑھائیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تحریک وقف نو سے متعلق چند ضروری گزارشات

○ بعض احباب خطوط کے ذریعہ یا ٹیلی فون پر رابطہ کر کے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وقف نو میں شمولیت ابھی جاری ہے کہ نہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احباب کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے اس ضمن میں تفصیلی ہدایات شائع کر دی جائیں۔

(۱) تحریک وقف نو میں شمولیت ابھی جاری ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے دوسرے روز اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ واقفین نو کا ٹارگٹ بڑھا کر پندرہ ہزار مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت ٹارگٹ کے پورا ہونے میں دو ہزار بچوں کی گنجائش ہے۔

(۲) تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کی تاریخ پیدائش 'تحریک وقف نو کے آغاز کے بعد یعنی تین اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد کی ہو۔

(۳) تین اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کر کے وقف اولاد کے تحت کاروائی کی جائے۔

(۴) بچیوں کے وقف کے متعلق (حضرت صاحب) کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقف نو میں شامل کی جارہی ہیں جن کی ولادت سے قبل والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر والدین کسی وجہ سے پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچہ / بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کر دیا کریں۔

(۵) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۶) بعض احباب اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں اور دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔

(۷) درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس سے ان کے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہو پاتا اس میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ وقف نو کے ضمن میں درخواست بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوایا کریں:

(ا) بچہ / بچی کے والد کا نام '(ب) بچہ / بچی کے دادا کا نام '(پ) بچہ / بچی کی والدہ کا نام '(ت) بچہ / بچی کا نام (اگر ولادت ہو چکی ہو) (ث) بچہ / بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہو چکی ہو) (ج) گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جاسکے '(ح) جس جگہ بچے کی مستقل رہائش ہو اس جماعت کا نام تا کہ اس جماعت میں بچے کا نام اعداد و شمار کے لئے شامل کیا جا سکے۔

(۸) جو احباب پہلے ہی اپنے بچے / بچی کو وقف نو میں پیش کر چکے ہیں اگر وہ مزید اپنے کسی بچے کو وقف کرنے کے لئے درخواستیں بھجوائیں تو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے پہلے بچے کا وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں تا کہ ان کا ریکارڈ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔

(۹) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ شعبہ وقف نو لندن کا پتہ درج ذیل ہے۔

The London Mosque, 16 Gressen Hall Road, London SW18-5QL(U,K)

(۱۰) شعبہ وقف نو لندن سے جو حوالہ نمبر وقف نو ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ دفتری خط و کتابت کرتے وقت یہ حوالہ نمبر ضرور درج کریں۔

(۱۱) بعض سیکرٹریان وقف نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ مناسب ہو گا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(۱۲) وقف نو میں منظوری کے بعد اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کی جائے۔

(۱۳) وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر مثلاً حضرت صاحب کے پانچ خطبات اور نصاب واقفین نو وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت کے توسط سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کی پوری کوشش کی جائے۔

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو۔ لندن)

اطلاعات و اعلانات

ضرورت لیڈی ٹیچرز

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین کے ساتھ گریجوایشن / ماسٹر ڈگری حاصل کرنے والی خواتین اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ) زیادہ سے زیادہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۵ء تک جمع کروادیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی اسناد کی نقول درخواست کے ساتھ ضرور جمع کروائیے۔

مضامین

(1) English 2- Math 3- Science 4-Social Studies

متعلقہ مضمون میں گریجوایشن / ماسٹر ڈگری کے ساتھ بی ایڈ / ایم ایڈ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

یاد دہانی رپورٹ

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس کی تعمیل میں مکرم امرائے اضلاع / صدران صاحبان کو ۲۸۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو۔ "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی...... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے ۲۸۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دفتر حدیقۃ المبشرین میں بھی فون لگ گیا ہے

جس کا نمبر 427

ربوہ کا کوڈ نمبر 04524

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار ۲۵۔ جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اجتماع مئی ۱۹۹۵ء جرمنی حصہ اول۔
5-00 خبریں
5-30 ارؤانڈ دی گلوب۔ پروفائل "دی سپر مارکیٹ بائیر"
6-00 ملاقات۔ انگریز نمائندگان کے ساتھ
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب برطانیہ
7-30 کینیڈا اسپکس۔ فوڈ فار تھاٹ۔ حصہ پنجم
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

۲۶۔ جون ۱۹۹۵ء

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 چینی زبان کا سبق نمبر ۴
4-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اجتماع مئی ۱۹۹۵ء جرمنی حصہ دوم۔
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ اے وزٹ ٹو سپین۔ حصہ چہارم
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۸۹
7-05 نظم
7-10 دلبر میرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام۔ احمدیت کا تعارف۔ حصہ نمبر ۱۱
8-00 قصیدہ
8-10 عربی پروگرام از مکرم حلمی شافعی صاحب
8-40 نظم
8-50 کل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 24- جون-1995ء
گرمی کی شدت کم ہو گئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں قتل و غارت گری کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ روز ایم کیو ایم کے سیکرٹری مالیات سمیت ۱۵- افراد قتل کر دیئے گئے۔ متحارب گروپوں میں جنگ جاری ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو پولیس والے بھی شامل ہیں۔ بکتر بند گاڑی پر راکٹ سے حملہ کیا گیا۔ ہسپتال پر بھی فائرنگ کی گئی۔ ۱۰- افراد زخمی ہیں۔ گوجر نالے ناظم آباد اور لیاقت آباد میں دہشت گردوں نے پانچ گاڑیاں نذر آتش کر دیں ناظم آباد میں جن دو پولیس والوں کو ہلاک کیا گیا ان کا تعلق چکوال اور گجرات سے ہے۔ پولیس اور رینجرز کی جوابی فائرنگ سے عباسی شہید ہسپتال پر فائرنگ کرنے والے فرار ہو گئے۔ دانا نگر میں مسجد اور کورنگی میں امام بارگاہ کے قریب ایک ایک شخص ہلاک ہوا چاکیواڑہ میں ساری رات فائرنگ ہوتی رہی۔ سرسید کالج کے قریب رضویہ چوک میں دو ٹریفک پولیس اہلکار ڈیوٹی دے رہے تھے کہ ایک کار میں سوار دہشت گردوں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ کورنگی اور لانڈھی میں زبردست فائرنگ سے لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے ایک قرارداد میں کہا ہے کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کی روانگی کراچی میں پختون مہاجر فسادات کی سازش ہے پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ عوام حکومت کو سرحد کی پولیس سندھ بھیجنے سے روکیں۔ بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ سرحد پولیس کراچی بھیجنے سے حالات مزید خراب ہوں گے۔

○ پنجاب کی کابینہ نے پنجاب پولیس کو کراچی بھیجنے کی مخالفت کر دی ہے۔

○ معتبر سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ بدھ کی رات کو امریکی سفیر نے پاکستان مسلم (ن) کے دس ارکان اسمبلی کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ جس میں مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری مسٹر سرتاج عزیز، راجہ نادر پرویز، راجہ اقبال مہدی، تہمینہ دولتانہ، شاہد خاقان عباسی اور مشاہد حسین شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر امریکی سفیر اور دوسرے سفارت کاروں نے مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں سے ملکی سیاسی صورت حال اور مقدمہ بغاوت پر گفتگو کی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کراچی کے مسئلہ پر قومی کانفرنس میں پیپلز پارٹی کو بلانے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ غریب کا چولہا بجھ رہا ہے۔ بجٹ میں قوم سے حقائق چھپائے گئے ہیں۔ پارلیمنٹ کو گمراہ کیا گیا۔ ہر شعبہ میں ابتری ہے۔ ملک کو دشمن کی چھری تلے دیا جا رہا ہے بازار بے رونق ہیں کارخانے بند ہیں۔ ۲۰ برس میں مہنگائی کا اتنا بڑا طوفان نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ خسارہ فیصد نہیں ۶.۵ فیصد سے زائد ہے۔ سٹاک مارکیٹ کا جتنا زوال اس دور میں ہوا ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ کہا گیا ہے کہ لوڈ شیڈنگ کم ہو گئی ہے۔ کیوں نہ ہوتی ملک کے آدھے کارخانے جو بند ہیں انتقام کو احتساب کہا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم احتساب کمشن کیوں نہیں بناتیں۔

○ صدر مملکت کی طرف سے دیئے گئے عشائیے میں اپوزیشن بھی شریک ہوئی۔ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر نے بتایا کہ ہمیں ایوان صدر میں مکمل پروٹوکول دیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنما چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ صدر اب اپنا قانونی و آئینی کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ کچھ بالواسطہ اشارے اس قسم کے ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیز فائر کیا ہوا ہے۔ تبدیلی ناگزیر ہے۔ جو کسی بھی لمحے آ سکتی ہے۔ ہم حکومت سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے مسٹر نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بغاوت کیس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئے تنازعات شروع کرنے سے کیا فائدہ ہے انہوں نے کہا کہ پریس کو بیتے واقعات سامنے لا کر ان کا تجزیہ کرکے ذمہ دار افراد کا تعین کرنا چاہئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) سے ہمارے سماجی رابطے ملکی سیاسیات پر اچھے اثرات مرتب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت بلدیاتی انتخابات کے انعقاد میں مخلص ہے۔ تاہم سپریم کورٹ کے حتمی فیصلہ کے بعد ہی کوئی نتیجہ سامنے آئے گا۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلے سے کشمیر کاز کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

○ کراچی میں لاقانونیت کے باعث بیرونی سرمایہ کاری مشکوک ہو گئی۔ امریکن بزنس کونسل نے کراچی میں صدر فاروق لغاری کو بتایا کہ اگر تشدد پر قابو نہ پایا گیا تو کراچی میں بیرونی سرمایہ کاری ختم ہو سکتی ہے۔ ۱۰- ارب ڈالر کی یادداشتوں پر دستخط ہوئے تھے۔ اب اس میں سے کتنی کمپنیاں ہاتھ کھینچ رہی ہیں۔ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تجارتی انکوائریوں میں ۵۰ فیصد کمی ہو گئی ہے۔

○ امریکہ نے اپنے سفارتی عملے اور شہریوں کو کراچی چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ سی آئی اے کی طرف سے شہر کی صورت حال کو انتہائی مخدوش قرار دیئے جانے کے بعد سفارتی عملے اور شہریوں کو لاہور اور اسلام آباد منتقل کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں کراچی کی خراب صورت حال میں ایک غیر ملکی طاقت کے ملوث ہونے کا اشارہ دیا گیا ہے اور حالات مزید خراب ہونے کا اندیشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

○ امریکی سینیٹ میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے بے پناہ مظالم کی مذمت کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے ایک کارکن کی بہن کے ساتھ اجتماعی زیادتی پر وفاقی حکومت نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ مسٹر الطاف حسین نے فون پر نواز شریف سے بات کر کے ان کو اس واقعے سے آگاہ کیا۔

○ پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے کہا ہے کہ بغاوت کیس میں بڑے ملزم کا آزاد رہنا اصولی طور پر غلط ہے تاہم اپوزیشن لیڈر کو گرفتار کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا وفاقی حکومت کا کام ہے۔

○ سوچیت گڑھ میں کنٹرول لائن کے قریب سینکڑوں کشمیری مہاجرین نے بھارتی دہشت گردی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ چند روز قبل کنٹرول لائن کے دوسری طرف اسی جگہ پر بھارتی ہندو تنظیموں نے مظاہرہ کیا تھا۔ مظاہرین نے الجہاد الجہاد، کشمیر آزاد کرانا ہے کے نعرے لگائے۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم کے کارکن کی ہمشیرہ سے گینگ ریپ کے ملزمان نہ پکڑے گئے تو دو دن تک سوگ منائیں گے۔

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید نے بھارتی متوقع حملے کے پیش نظر پاک فوج کو مقابلے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فوج مناسب ساز و سامان سے پوری طرح لیس ہے۔ اندرونی اور بیرونی دھمکیوں کے خلاف قوم کو تحفظ مہیا کیا جائے گا جنرل عبدالوحید نے سیاچن میں اگلے مورچوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جارحیت ہم پر مسلط کی گئی تو قوم ہمیں پیچھے نہیں پائے گی۔ آزمائش کی ہر گھڑی میں قوم کی توقعات پر پورے اتریں گے۔

پی آئی اے کی خصوصی رعایتی ٹکٹ
یورپ اور امریکہ جانیوالے احباب کیلئے امسال ہماری ایجنسی خصوصی رعایتی ٹکٹ جاری کر رہی ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے فوری رابطہ کرکے ایڈوانس دیئے بغیر پیشگی بکنگ کروا کر سیٹ ریزرو کروا سکتے ہیں۔
پی آئی اے سیل آفس
احمد برادرز ربوہ
فون 21065

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ورڈ ٹریڈ پلازا الیف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون: 291578
291579

پتہ

جوب مفید اطہرا ۲۵/- ، ۷۵/-
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
تریاقِ معدہ ۱۵/- ، ۲۵/-
روشن کاجل ۶/-
سُرمہ جواہر ۱۰/-
ناصر دواخانہ ربوہ
فون 04524-21434